اداریہ

مسلمان حکمرانو! بیدار ہو جاؤ

عالم کفر اپنی عیاریوں سے امت مسلمہ کو ریزہ ریزہ اور وحدت ملت کو پارہ پارہ کر کے قہقہے لگانا چاہتا ہے

امریکی نائب وزیر خارجہ مسٹر ٹالبوٹ کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ ۱۳ فروری کے نوائے وقت نے اپنی شہہ سرخیوں کی شکل میں محفوظ کیے کہ "پاکستان اور بھارت کے پاس ایٹمی ہتھیار ہونے ہی نہیں چاہئے۔ دونوں ملکوں میں ایٹمی دوڑ سے عالمی امن خطرے میں پڑ سکتا ہے۔"

یہ خبر حقیقتاً" مسلم امہ کو چونکا دینے اور حکمرانوں میں سمندر کی بے قرار ساحل سے ٹکرانے والی موجوں کی طرح بیداری کی لہر پیدا کرنے والی ہے کہ دنیا کا کوئی شریف النفس ایٹمی دوڑ کو پسند نہیں کرتا' امن کا خواہاں ہے۔ مگر انصاف طلب سوال یہ ہے کہ یہ ناپاک الفاظ ایک اسلامی ریاست کے ایٹمی قوت بننے کے بعد کیوں سنائی دیئے؟ اس سے قبل اہل کفر کی زبانیں کیوں گنگ رہیں؟

اے عالم کفر! اگر امن کی تمنا ہے تو پھر پر امن رہنے ہی سے پوری ہو سکتی ہے منافقانہ پالیسی سے نہیں۔ غراتے بموں' دھائیں دھائیں کرتے ٹینکوں' دہاڑتی گنوں' گرجتی توپوں اور بھسم کر دینے والے راکٹوں کو کوئی پسند نہیں کرتا لیکن جس وقت تحفظ حقوق انسانی کے دعوے دار دامن انسانیت کو تار تار کر رہے ہوں اور کمزور ممالک پر کئے جانے والے ظلم و ستم پر پیش کی جانے والی قرار دادوں کو عملی جامہ پہنانے کی بجائے الفاظ کے ہیر پھیر' فقرات کی چستی اور قافیہ بندی سے غیر موثر بنا دیا گیا ہو تو پھر اس وقت جب شرافت کی زبان الجھے مسائل کو حل کرنے سے ہار مان جائے اور مشکلات کی دیواریں حائل ہو جائیں' ہٹ دھرمی' ضد اور تعصب کی پٹی آنکھوں پر باندھ لی جائے' توپوں کے دہانوں

پر لپکتے شعلے' کانوں کے پردے پھاڑ دینے والے بموں کے دھماکے اور تیز طرار تلوار ہی ان لاینحل مسائل کا بہترین حل ہو سکتی ہے۔ جس کے خاتمے ہی کے لئے کفر پوری قوت صرف کئے ہوئے ہے کہ کسی نہ کسی طرح وطن عزیز کے ایٹمی پروگرام کو رول بیک یا منجمد کرا دیا جائے تاکہ مسلم امہ کی اٹھتی ہوئی گردنیں جھکا دی جائیں اور غلامی کی زنجیروں سے رستے ہوئے ہاتھ مضبوطی سے جکڑ دیئے جائیں۔

اے امت مسلمہ! عالم کفر مسلم امہ کو کمزور سے کمزور تر دیکھنا چاہتا ہے۔ ان کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑ کر تسکین قلب کے لئے سامان مہیا کرنا چاہتا ہے۔ حتی کہ اسلام و مسلم کے چہرے کو مسخ کرکے انہیں تباہ و برباد کرنے کے حربے استعمال کرتا ہے۔

اے صاحبان اقتدار! دشمنان اسلام کی منحوس چالوں کو جانو۔ کفر کی مذموم حرکات کو سمجھو' یہود و ہنود کے ہاتھوں میں مت کھیلو۔ اگر کبھی عالم کفر تمہارے لئے نرمی کا پہلو رکھتے بھی ہے تو خوش ہونے کی ضرورت نہیں۔ یہ تو لومڑی کی شاطرانہ چالیں ہیں۔ جو ہمیں خطرناک دغا دے سکتی ہیں یا پھر اس گندی مکھی کا عمل قبیح ہے۔ جو ڈوبتے ہوئے اپنے دفاع کے لئے بیماری والا پر پانی میں ڈبو دیتی ہے۔ یہ کفر تو تمہیں آپس میں دست و گریبان کرکے تمہاری قوت کو کمزور کرنا چاہتا ہے لیکن جب تم نادانی میں اختلاف و افتراق' تشت و انتشار کی بھڑکتی ہوئی آگ کا منظر پیش کر دیتے ہو اور آپس میں نفرت و کدورت کے بیج بو دیتے ہو تو یہ کفر تمہیں ایک ایک کرکے خونخوار بھیڑیئے کی طرح دبوچنا شروع کر دیتا ہے۔

امت مسلمہ! آج تمہیں اخوت اسلامی کی زنجیر میں منسلک ہونے کی ضرورت ہے اور تمہارے حکمرانوں میں بیداری کی ضرورت ہے تو پھر دیکھنا' امریکہ کیا پورا کفر اور یہود و ہنود کے سرغنے کس طرح سمندر کی دبیز تہوں میں اپنی پناہ گاہیں تلاش کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ لیکن اس وقت نہ زمین لگے

گی اور نہ آسمان اچکے گا اور کفر مسلم امہ کی غلامی میں زندگی کے سانس پورے کرتے ہوئے "ضربت علیہم الزلة و المسکنة" کی عملی تصویر بنتے ہوئے کس طرح واصل جہنم ہوتا ہے۔

اے عالم کفر! آج میں اپنے اختلاف و افتراق کے عالم میں تجھ سے مخاطب ہوں کہ ہم آج کمزور' منتشر اور بے قیادت ضرور ہیں لیکن ضروری نہیں یہ کیفیت سدا برقرار رہے۔ مسلمان متحد بھی ہو سکتے ہیں اور انہیں کسی نئے صلاح الدین ایوبی کی قیادت بھی مل سکتی ہے اور محمد بن قاسم' طارق بن زیاد' محمود غزنوی جیسے مرد جری بھی میسر آ سکتے ہیں تو پھر تیرا حشر وہی ہو گا جو پہلی صلیبی جنگوں میں ہوتا آ رہا ہے۔

یہ خزاں کہاں سے آئی میرے کھلتے گلستاں پر

حقائق حقائق ہی ہوتے ہیں لیکن بعض اتنے تلخ و ناگوار ہوتے ہیں کہ انہیں تسلیم کرنے کو دل تیار نہیں ہوتا۔ مگر انہیں مانیں بغیر چارہ بھی نہیں کہ ہفت روزہ الاعتصام کے مدیر' جامع مسجد بلال اہلحدیث گوجرانوالہ کے خطیب' ممتاز عالم دین اور شاعر مولانا حافظ نعیم الحق نعیم ۳۰ جنوری کو صبح ریگتی ٹرین سے اتر رہے تھے کہ پائنچہ الجھنے کی وجہ سے غیر متوازن ہو کر گر پڑے اور گاڑی کے ساتھ گھسٹتے چلے گئے۔ اسی عالم میں دنیا فانی کو داغ مفارقت دیتے ہوئے اپنی خالق حقیقی سے جا ملے۔ ان للہ و انا علیہ راجعون

مرحوم کی اس ناگہانی موت پر جہاں ہفت روزہ "الاعتصام" یتیم دکھائی دیتا ہے وہاں ہر اہل حدیث اور داعی دین کا چہرہ بھی افسردہ ہے کہ ایک گوہر نایاب وقت سے قبل چل بسا۔ موت سے کسی کو مفر نہیں لیکن منجھے ہوئے صحافی' خطیب